باب : 40

آزاد ملک

ہلکی ہلکی ہوا مستقلاً جوناتھن کے چہرے سے ٹکرا کر گزر رہی تھی ۔ وقت گھنٹوں میں پھیل گیا تھا اورکرگس کی متوازن اڑان سےجوناتھن اونگھنے لگا تھا۔ وہ خواب دیکھ رہا تھا۔ وہ ایک تنگ گلی میں بھاگ رہا ہے۔ محافظوں کےسائےجیسی شکلیں اوران کے بےلگام کتےاس کا تعاقب کررہے ہیں۔"ٹھہرو،بدذات کہیں کے،اونئے نووارد!" وہ چیخ رہے ہیں۔ وہ دہشت زدہ سا،بےبسی سے اپنی ٹانگوں کوگھسیٹ گھسیٹ کرآگے بڑھ رہا ہے۔ ان میں سے ایک شکل دوسروں سے آگے نظرآ رہی ہے؛یہ لیڈی ٹویڈ ہے۔ اسے اپنی گردن کےساتھ اس کی سانس لینے کی آواز سنائی دے رہی ہے،وہ اسے پکڑنے کے لیے اپنی موٹی موٹی انگلیوں کو لمبا کررہی ہے۔

ایک سخت جھٹکے سے جوناتھن یکدم جاگ اٹھا۔"کیا ہوا؟"وہ بڑبڑا یا۔ اس نے ابھی تک پرندے کے موٹے موٹے پروں کو مٹھی میں پکڑا ہوا تھا ۔

وہ ایک ساحل پر اتر چکے تھے۔ یہ مانوس سا معلوم ہوتا تھا۔ بارڈ نےہدایات جاری کیں۔"ساحل کےساتھ ساتھ اس رستے پرچلتےجاؤ۔ شمال کی طرف ایک میل یا اتنا ہی آگے جا کر تمہیں اپنی جانی پہچانی چیزیں مل جائیں گی۔" کھاری گھاس کے جھنڈ سنہرے ریتلے ٹیلوں پر آہستگی سے لہرا رہے تھے۔ سمندر جہاں ساحل سے ہم آغوش ہوتا تھا وہاں سرمئی اورپرسکون نظر آرہا تھا ۔ وہ بڑی احتیاط سے پرندے کی پشت پرسے نیچے اترا۔

جوناتھن کو یکدم خیال آیا وہ کہاں ہے۔"میں تو گھر آ گیا ہوں!" وہ خوشی سے چیخ اٹھا۔ وہ ساحل کی ریتلی ڈھلانوں پر دوڑنے لگا، پھررکا اورواپس کرگس کےپاس آیا۔"مگر تم توکہتے تھے کہ تم مجھے ایسی جگہ لے جاؤ گے جہاں سب کچھ ٹھیک طرح ہوتا ہے،"جوناتھن نے پوچھا۔

"ہاں،"بارڈ نے جواب دیا۔

"یہاں اس طرح تو نہیں ہوتا،" جوناتھن نے دلیل دی۔

”ہاں،ہوسکتا ہے،بھی نہ ہوتاہو،لیکن جب ایسا کرنےکی کوشش کرو گےتوہو جائےگا۔ کوئی بھی جگہ،خواہ یہ کورمپو ہی کیوں نہ ہو، جنت بن سکتی ہے اگراس کےرہنے والےحقیقی معنوں میں آزاد ہوں۔“

”کورمپو؟“جوناتھن نےحیرانی سےکہا۔”اکثر لوگ یہی سمجھتے ہیں وہ تو بہت آزاد ہیں۔ جتنا لیڈی ٹویڈ نے انہیں بتایا ہے۔ اورباقی جو ہیں وہ آزادی سے خوف زدہ ہیں،وہ خود کو متجسس ِاعلی کے حوالے کرنے کے لیے مرے جاتے ہیں۔“

”بس لفظ ہیں یہ!“ بارڈ نے کہا۔” آزادی کی آزمائش عمل سے ہوتی ہے۔“

جوناتھن نے خود کو کچھ زیادہ ہی جوان محسوس کیا۔ اس نے زمین سےایک نرسل توڑااورسوچ میں گم اسے ریت میں گڑونے لگا۔ ”سب کچھ کیسے ہونا چاہیے؟ میں نے بہت سے مسئلے دیکھے ہیں۔ مگران کا حل کیاہے؟“

کرگس نےجوناتھن کے سوال کو اپنے دونوں کے درمیان معلق رہنے دیا،وہ اپنے پروں کو صاف کر رہا تھا۔ اپنے پروں کو جھاڑنے، سنوارنےکےبعد کرگس نے سمندر پر نظر ڈالی اوربولا،”تم مستقبل کی تصویر دیکھنا چاہتے ہو؟“

”میرا بھی یہی خیال ہے،“جوناتھن نے کہا۔

”یہی تو مسئلہ ہے۔ حکمران ہمیشہ ایسی ایک تصویربنا لیتے ہیں اوراسے دوسروں پر ٹھونستے رہتے ہیں۔ یا د رکھو،حکمرانوں کو ایسا کوئی بھی کام کرنےکا کوئی حق نہیں جس کا خود تمہیں حق نہیں۔ اگر آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تو آپ کو دوسروں کو بھی اپنی خاطر ایسا کرنے کے لیے نہیں کہنا چاہیے۔“

”مگرکیا ایسی تصویربہتر نہیں ہوتی کہ آپ کو پتہ ہو آپ کہاں جا رہے ہیں؟“

”اپنے لیے ٹھیک ہے،لیکن دوسروں پرٹھونسنے کے لیے نہیں۔ بارڈ مڑ کرپھر جوناتھن کے روبروآ گیا،اس کے پنجے ریت میں گڑے ہوئے تھے۔”ایک آزاد ملک میں، آپ نیکی اوردیانت پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ہزاروں لوگ خود اپنے مقاصد کے لیےسرگرداں، ہرایک اپنی کوشش میں مصروف، ایسی دنیا سے کہیں بہتردنیا تخلیق کریں گے جو تم ان کے لیےسوچ سکتے ہو۔ آزاد لوگوں کو بلا توقع حل مل جاتے ہیں اورجو لوگ آزاد نہیں ہوتے ان کے حصے میں مسائل ہی مسائل آتے ہیں اور وہ بھی توقع کے بغیر۔“

جوناتھن نے شکی انداز میں گلہ کیا،"مگر میری بات سنے گا کون؟"

"دوسرے خواہ سنیں یا نہ سنیں، تمہیں بات کر کے اورعمل کر کے تقویت ملتی ہے۔ جو لوگ تمہاری بات سنیں گے انہیں تم سے حوصلہ ملے گا۔" کرگس سمندر کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ اڑنے کی تیاری میں تھا ۔

جوناتھن چلایا،"رکو!کیا میں اپنےدوستوں سےدوبارہ مل سکوں گا؟"

"جب تم اپنی جنت تیارکرلوگے اسےدیکھنے کے لیےمیں انھیں یہاں لےآؤ ں گا۔"

جوناتھن نےعظیم الجثہ پرندےکوخودکوسمیٹتےاوربھاری بھرکم جسم کو ہوامیں اچھالتے دیکھا۔ چندہی لمحوں میں وہ بادلوں میں غائب ہو چکا تھا۔

جوناتھن پھرچلنے لگا۔ اپنے پاؤں کے نیچے مسلسل دبنے والی ریت اوراپنےجسم سےٹکرانےوالےجھونکوں کےسوااسےاپنےچلنےکا کوئی زیادہ احساس نہ تھا۔ اس نے ایک چٹانی راستےکو پہچان لیا، یہی تواس کے گاؤں کا راستہ ہے۔ جلد ہی وہ گودی کے ایک سرے پرایک گھراورسٹور کے قریب پہنچ گیا۔ یہ اس کا گھر تھا۔

جوناتھن کا دبلا پتلا باپ چہرے پرافسردگی لیےگھر کے بالکل سامنے کھڑا رسہ لپیٹ رہا تھا۔ اس نے جب اپنے بیٹے کو آتے دیکھا تواس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔"جان،" اس کا باپ چیخا،"جان بیٹے،تم کہاں تھے؟"اس کی آواز پھٹنے لگی۔ اس نے اندر صفائی میں مصروف اپنی بیوی کو آوازدی۔"ریٹا،دیکھو،جان آ گیا!"

"کیوں شور مچارہے ہو؟"جوناتھن کی ماں نے پوچھا۔ اس نے دیکھا وہ پہلے سے زیادہ بوڑھی لگ رہی تھی۔ وہ دروازے سے باہر آئی اوراپنے بیٹے کو دیکھ کر خوشی سے چیخنے لگی ۔ یکدم اس نے جوناتھن کو اپنے بازؤوں میں سمیٹ لیا اور بڑی دیر تک اسے سینے سے لپٹائےرکھا۔ پھر،اسےعلیٰحد کرکے وہ ذرا فاصلےسےاس کا جائزہ لینے لگی۔ خوشی کےآنسو بہے جارہے تھے۔ اس نےسیلاب کوروکنے کے لیےآستینوں سے آنکھوں کو صاف کیا۔"تم کہاں تھےمیرے بچے؟ تمہیں‌بھوک لگی ہے؟"پھروہ جذباتی سےاندازمیں اپنےشوہرسےمخاطب ہوئی،"آگ تازہ کرو،ہیو برٹ،اورکیتلی اس پررکھ دو!"

اسی کی واپسی کی خوشی میں انہوں نے ایک دعوت سی کر ڈالی۔ جوناتھن اپنی مہم جوئی کی کہانی سناتا رہا۔ کبھی کبھی وہ ایک خاکہ بنا کرجو کچھ پیش آیا تھا اسے بیان کرتا۔اس کے والدین بے یقینی اور خوشی کی ملی جلی کیفیت میں مگن مسکراتے اوراپنے سروں کو ہلا دیتے۔ جب وہ اپنی ماں کی پکائی ہوئی گرم کچوری کا آخری ٹکڑا کھا چکا تو ایک آہ بھر کر اپنی کرسی پردرازہو گیا۔ پرانا سا سٹوراور گھرکےرہائشی کمرے آگ کی روشنی میں چمک رہےتھے۔"بیٹے،لگتا ہےتم بڑےہو گئےہو،" اس کے باپ نے کہا۔ وہ بڑے غور سے جوناتھن کو دیکھ رہا تھا۔ اس نےمذاق سے پوچھا،"تم جلد ہی پھر سے سفرپرجا رہے ہو؟"

"نہیں، ڈیڈ،" جوناتھن نے کہا۔"میں یہیں رہوں گا۔ مجھے بہت کچھ کرنا ہے۔"